کیا یزید نے قتلِ حسین رضی اللہ عنہ کا حکم دیا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❀ ضحاک بن عثمان حزامی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى الْكُوفَةِ سَاخِطًا لِّوِلَايَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَكَتَبَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ وَالِيهِ عَلَى الْعِرَاقِ: إِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ حُسَيْنًا قَدْ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ، وَقَدِ ابْتُلِيَ بِهٖ زَمَانُكَ مِنْ بَيْنِ الْأَزْمَانِ، وَبَلَدُكَ مِنْ بَيْنِ الْبُلْدَانِ، وابْتُلِيتَ بِهٖ مِنْ بَيْنِ الْعُمَّالِ، وَعِنْدَهَا يُعْتَقُ أَوْ يَعُودُ عَبْدًا كَمَا يُعْتَبَدُ الْعَبِيدُ، فَقَتَلَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، وَبَعَثَ بِرَأْسِهٖ إِلَيْهِ، فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُمَامِ ....

''سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما جب یزید کی امارت سے ناراض ہو کر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے، تو یزید بن معاویہ نے امیر عراق عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کوفہ کو روانہ ہو چکے ہیں۔ اب تم پر برا وقت آ چکا ہے، تمہارے شہر پر آزمائش آ گئی ہے اور گورنروں کے حوالے سے تمہاری آزمائش ہے۔ ان حالات میں یا تو آزادی حاصل کی جاتی ہے یا دوبارہ غلامی اختیار کی جاتی ہے۔'' تو عبید اللہ بن زیاد نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اور آپ کا سر

مبارک یزید کی طرف بھیجا، جب یزید کے سامنے سر رکھا گیا، تو اس نے حسین بن حمام کے اشعار پڑھے......۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 115/3)

سند ضعیف اور غیر ثابت ہے۔

① محمد بن ضحاک بن عثمان ''مجہول الحال'' ہے، صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۹/۵۹) میں ذکر کیا ہے۔

② ضحاک بن عثمان حزامی نے یزید کا زمانہ نہیں پایا۔

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ الضَّحَّاكَ لَمْ يُدْرِكِ الْقِصَّةَ .

''اس کے راوی ثقہ ہیں، البتہ ضحاک اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھا۔''

(مَجمع الزّوائد : 193/9)

حافظ رحمہ اللہ نے راویوں کی توثیق امام ابن حبان رحمہ اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے کی ہے، جبکہ راوی مجہول الحال ہے۔ دوسری بات ضحاک اس دور میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا، وہ یزید کے بارے میں کیسے بیان کر سکتا ہے۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے عمومی طور پر تین باتیں سننے میں آتی ہیں۔

① یزید بن معاویہ قاتل حسین ہے۔ یہ بے بنیاد اور بے حقیقت دعویٰ ہے۔ یہ دعویٰ دراصل قاتلین حسین کا ہے۔ وہ یہ جرم کسی دوسرے کے نام کرنا چاہتے ہیں۔

② یزید نے قتل حسین کا حکم دیا تھا۔ یہ دعویٰ بھی بے ثبوت ہے۔

③ یزید کے دور میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور یزید نے مجرموں کو

کیفر کردار تک نہیں پہنچایا۔ یہ بھی کمزور بات ہے۔اس واقعہ کو صدیاں بیت گئی ہیں۔اس وقت کے حالات کا صحیح جائزہ معلوم نہیں ہوسکتا۔جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو کیفر دار تک پہنچانے کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں پیش ہوئے،ان کے مابین جنگیں ہو گئیں،لیکن مجرموں کو قرار واقع سزا نہیں مل سکی۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض ان جنگوں میں مارے گئے اور بعض جنگ نہروان میں مارے گئے۔ہوسکتا ہے کہ بعض فرار ہو گئے ہوں۔اسی طرح جناب علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی،تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور آ گئی۔مگر یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو کیفر دار تک پہنچایا تھا۔

کبھی قاتلوں کو سزا مل جاتی ہے،کبھی نہیں ملتی۔اس سے کسی پر طعن نہیں کیا جا سکتا۔ یزید کا قتل حسین پر راضی ہونا بھی ثابت نہیں۔تو یزید پر طعن کیوں؟

یاد رہے کہ یزید کے دربار میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک پیش کیا جانا ثابت نہیں۔

متقدمین ائمہ مسلمین میں سے کسی نے یزید کو قاتل حسین قرار نہیں دیا، نہ ہی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یزید پر طعن کیا۔

افسوس ہے کہ یزید کو مطعون کیا جاتا ہے، جبکہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قاتل کے نام پر عید بابا شجاع الدین منائی جاتی ہے۔دنیا میں ایسے ناانصاف بھی موجود ہیں۔